پروفیسر محمد حمزہ نعیم

شجرۂ طیبہ قرابت محبوبانِ محبوبِ الٰہی علیہ السلام

جس محترم ہستی نے یہ نشانی بتا دی ہو کہ تم لاکھ ایمان کا دعویٰ کرو مگر جب تک میری محبت اپنی اولاد، اپنے ماں باپ اور تمام انسانوں سے بڑھ کر تمھارے جسم و جان میں نہ ہو تم مؤمن نہیں ہو سکتے، تو یہ حقیقت ہے کہ اُس محبوب ہستی کی محبت کا حق ادا نہیں ہو سکتا اور اس محبوب کے محبت بھرے تذکرے اُن کے براہِ راست صحبت یافتہ اصحابِ کرام سے لے کر تا قیامِ قیامت کم نہ ہو گی۔ اس خاتم المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضا ہے کہ اُس کے خاندان، اس کے عزیز و اقارب کا تذکرہ زبانِ قلم پر بار بار آتا رہے، جب کہ اُن کی ذاتِ اقدس اور اُن کے مکرم و محترم خاندان سے واقفیت و تعارف کے بغیر لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر ایمان کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

مشرکینِ مکّہ، قریشِ مکّہ نے ہزار مخالفتوں اور جنگوں کی خونریزی کے باوجود تھک ہار کر فتحِ مکہ کے ہیرو صلی اللہ علیہ وسلم کو ''اَخٌ کریمٌ، وابنُ اَخٍ کریمٍ'' کا خراج پیش کر ہی دیا تھا۔

اُس اَخٌ کریمٌ اور ابنُ اَخٍ کریمٍ پر ان گنت بے شمار کتابیں لکھی جا چکیں اور تا قیامت لکھی جاتی رہیں گی۔ سیرت نگاروں نے اپنے اپنے ظرف کے بقدر خوب لکھا مگر بقول جگر مراد آبادی:

جلوہ بقدرِ ظرفِ نظر دیکھتے رہے		کیا دیکھتے ہم ان کو مگر دیکھتے رہے

آج کی نشست میں ہم نہایت مختصر طور پر بتانا چاہتے ہیں کہ قریش میں آپ کے قبیلے اور دوسری شاخوں کا کیا تعارف تھا۔ یہ صرف بنیادی معلومات ہیں۔ تفصیلی تذکرے کے لیے تو بلاشبہ عمرِ نوح بھی ناکافی ہو گی۔

نزار بن معد بن عدنان کے پوتے الیاس کے تین بیٹے تھے مدرکہ، طابخہ اور قیس عیلان۔ اُمّ المؤمنین میمونہ اور اُمّ المؤمنین زینب بنت خزیمہ یہیں قیس بن مضر میں جا کر ہم جدّ ہو جاتی ہیں۔ مدرکہ کے پوتے کنانہ ہیں جن کے بارے میں ارشادِ نبوی ہے کہ اللہ نے کنانہ کو فضیلت دی اور بنی کنانہ میں سے قریش کو منتخب فرمایا۔ کنانہ کے پڑپوتے فہر بن مالک بن نضر تھے جن کا لقب قریش ہوا۔ فہر کے پڑپوتے کعب بن لوی بن غالب ہیں جس کے تین بیٹے مرہ، ہصیص اور عدی ہیں۔ (الاصابہ، اسد الغابہ، طبقات ابن سعد)

اِن عدی کی اولاد میں سیدنا فاروق اعظم، سیدنا زید بن خطاب، سیدنا سعید بن زید بن عمر اور اُمّ المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت امیر المؤمنین فارق اعظم ہیں۔ ہصیص کے دو نامور پوتے سہم بن عمر اور جمح بن عمرو دو بڑے قبیلوں

کے مورث ہوئے۔ فاتح مصر سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بنی سہم میں سے ہیں اور سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ بنی جمح میں سے سابقون الاوّلون میں شمار ہیں۔ مرّہ کے تین نامور بیٹے ہوئے۔ کلاب، تیم اور یقظہ۔ یقظہ کی اولاد مخزوم بن یقظہ کے نام پر بنی مخزوم کہلائی، ان میں ارقم ابن ابی الارقم، سیدنا خالد سیف اللہ ابن الولید اور کئی دوسرے نامور صحابہ ہوئے۔ اسی خاندان سے سیدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم بن یقظہ نبی علیہ السلام اور علی رضی اللہ عنہ کی دادی صاحبہ اور سیدہ اُمّ سلمہ ابوجہل کے چچا ابواُمیہ کی بیٹی اُمّ المؤمنین ہیں۔ بدنصیبی دیکھیے کہ ابوجہل ان محترم خواتین کا قریبی عزیز تھا جس نے دشمنی رسول میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور بدر میں دو بچوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ تیم بن مُرہ کی اولاد سے سیدنا ابوقحافہ عثمان والدِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ طاہرہ اور ثانی اثنین سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ نام تو عبداللہ تھا مگر اسلام میں اسبق السابقین ہونے کی وجہ سے ابوبکر، اوّل الصحابہ، افضل الصحابہ، اسلام کے شجرہ طیبہ کا پہلا پھل ''ابوبکر'' کہلائے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ چار پشتیں باپ بیٹا پوتا پڑپوتا صحابی نیز سیدہ اسما رضی اللہ عنہا کی طرف سے باپ بیٹا پوتی اور اُن کا بیٹا عبداللہ بن زبیر صحابی رسول ہیں۔ مُرّہ کے تیسرے بیٹے حکیم ابوزہرہ ہیں جن کو شکاری کتوں کے شوق کی وجہ سے کلاب کہا گیا۔ ان کے بڑے بیٹے زہرہ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ دوسرے بھائی زید ابھی ماں کی گود میں تھے کہ باپ فوت ہو گئے۔ ماں نے دوسرا نکاح کیا، خاوند سرحد شام پر اپنے قبیلے کے ساتھ رہائش پذیر تھا، زید وہیں پلے بڑھے۔ جوان ہوئے تو مکہ مکرّمہ آئے۔ بھائی نے باپ کی آواز سے مشابہت پر پہچان لیا اور جائداد میں برابر کا حصہ دیا۔

والدہ رسول سیدہ آمنہ، والدہ سیدہ الشہداء حمزہ سیدہ ہالہ، حضرت سعد بن ابی وقاص اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف انھی زہرہ کی اولاد سے ہیں۔ دور دراز پرورش پانے کی بنا پر زید قصی کے لقب سے مشہور ہوئے۔ بنو خزاعہ مکّہ پر حکمران تھے۔ سردارِ مکہ حلیل خزاعی نے بیٹی کا رشتہ دے دیا، حلیل کی وفات پر قصی کو مکہ مکرّمہ کی سرداری مل گئی۔ جناب قُصی کے چار بیٹے تھے، عبد، عبد مناف، عبدالدار اور عبدالعزی۔ عبدالعزی کی اولاد میں سے اُمّ المؤمنین اوّل سیدہ خدیجہ، سیدنا ورقہ بن نوفل (مُصدق اوّل) اور سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم ہیں جبکہ عبدالدار کی اولاد سے اوّل معلم مدینہ شہیدِ اُحد سیدنا مصعب بن عمیر عبدری ہیں۔ سردار قُصی نے حجابہ یعنی کعبہ کی تولیت اور لواء یعنی قریش کا جنگی علم عقاب عبدالدار کو دیا تھا۔ فتح مکہ کے موقعہ پر بیت اللہ کی چابی عثمان بن طلحہ کے پاس تھی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چابی لے اور پھر اُنھی کو دے دی۔ آج بھی تولیت کعبہ اسی خاندان میں چلی آ رہی ہے۔ قریش مکہ کی اہم مشاورتی مجالس کے لیے دارالندوہ قائم کیا گیا تھا۔ اس کا نظم و نسق بھی بنی عبدالدار کے ذمہ تھا (مؤرخ ازرقی، ص:٦٦)

سردار قُصی نے عبدالدار کو دوسرا عہدہ لواء (علمبرداری) کا دیا تھا۔ (غزوہ بدر کے موقعہ پر مشرکین مکہ کے تین پرچم تھے تینوں بنی عبدالدار کے ہاتھوں میں تھے۔ (طبقات ابن سعد) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی غزوۂ احد میں عَلَمِ اسلامی عبدری جوان مصعب بن عمیر کو دیا تھا اور اسی غزوۂ احد میں مشرکین قریش کا جھنڈا (عقاب) بھی عبدری جنگجوؤں نے اُٹھایا ہوا تھا۔ ایک قتل ہوا تو دوسرا پھر تیسرا حتیٰ کہ اس خاندان کے سات جوان قتل ہوئے تو خاندان کی ایک باندی نے اپنے سردار کی نیابت میں جھنڈا اُٹھالیا۔

عم زاد نبی ابوسفیان مغیرہ بن حارث ہاشمی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں لکھا کرتا تھا، سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں اسی واقعے طرف اشارہ کیا کہ بھلاتم بھی کوئی مرد ہو جو باندی غلاموں کے جھنڈے تلے ہمارے ساتھ لڑنے آئے ہو۔ حسان کہتے ہیں:

بِاَنَّ سُیُوفَنَا تَرَکْتکَ عَبْدًا وَ عَبْدَ الدَّارِ سَادَتُهَا الْاِمَاءُ (دیوان حسان)

ترجمہ: ابوسفیان ہاشمی کو بتا دو کہ ہماری تلواروں نے تمھیں غلام بنا کر چھوڑا ہے اور بنی عبدالدار سردار کیا ہوئے اُن کی باندیاں اُن کی سردار ہیں۔

بعض لوگوں نے غلطی سے یا کسی خاص مقصد کے تحت لواء کا عہدہ بنی اُمیہ کا بتایا اور اُن کا اصل عہدہ قیادت ذکر میں نہیں لائے جب کہ حقائق اور مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ لواء کا عہدہ بنی عبدالدار کے پاس تھا اور اُنھی کے سات سردار اُحد میں قتل ہوئے جس کے بعد اُنھی کی باندیوں نے جھنڈا سنبھالا۔ اسی بات پر سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے اُن مشرکین مکہ سرداروں کو عار دلائی ہے۔ جب کہ یہاں غزوۂ اُحد میں بھی اور بعد کے تمام قریشی معارضات میں سیدنا ابوسفیان اُموی ہی قائد نظر آتے ہیں کیونکہ انھی کے خاندان میں عہدۂ قیادت جناب قُصی کے زمانے سے چلا آ رہا تھا۔ سردار قُصی نے سقایہ، رفادۃ (حُجاج کے پانی روٹی کا انتظام) اور قیادۃ (اہل مکہ کے تحفظ، جنگی خدمات اور صلح وامن کے معاملات) اپنے بیٹے عبدمناف کے حوالے کیے تھے کہ سردار عبدمناف قریش مکہ میں ایک نمایاں مقام رکھتے تھے۔ اُن کے چھے میں سے چار بیٹوں نے نمایاں مقام پایا۔ یہ سب آل عبدمناف کہلاتے تھے۔ تاہم سقایہ اور رفادہ کی خدمات سردار ہاشم کے حوالے کی گئیں اور قیادۃ کا عہدہ سردار عبدشمس کو ملا۔ دوسرے دونوں بھائی مطلب اور نوفل تھے۔ چاروں بھائیوں کو بیرون ملک بھی ایک عظیم مقام حاصل تھا۔ چاروں نے مختلف بادشاہوں سے قریش مکہ کے لیے بلاٹیکس تجارتی سہولتوں کے پروانے حاصل کیے تھے، ہاشم نے شاہان روم سے، عبدشمس نے نجاشی شاہ حبشہ سے، نوفل نے خسرو ایران سے اور مطلب نے شاہان حمیر سے راہداریاں دلوائی تھیں۔ ان خدمات کی بنا پر ان چاروں بھائیوں کو ''مُجبِر ون'' کا عظیم لقب دیا گیا۔ (طبری، ۳۷)

بنی عبد مناف کی تعریف میں ایک بار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں کسی شاعر کے چند شعر سنائے تو رحمت عالم بے حد مسرور ہوئے تھے۔ اُن میں سے ایک شعر یہ ہے:

يٰـاَيّهَـا الـرَّجُـلُ الْـمُـحَوّلُ رَحْلُـهُ ۔۔۔ اَلَا نَـزَلْـتَ بِـاٰلِ عَبْـدِ مَـنَـافِ

ترجمہ: اے بے گھر مسکین مسافر تو آل عبد مناف کے پاس کیوں نہ گیا کہ تیرا فقر دور کرنے کے لیے وہ کافی تھے۔

(بحوالہ رحمۃ للعالمین، ص:۶۳، جلد:۲، از سلیمان منصور پوری)

حضرت خالد بن سعید جو عبد مناف کی عبشمی اُموی شاخ سے ہیں، یمن سے واپس مدینہ پہنچے تو سیدنا صدیق اکبر کی بیعتِ خلافت ہو چکی تھی۔ یہ اطلاع پا کر اُنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شکوہ کیا تھا کہ تم آل عبد مناف موجود تھے پھر آخر خلافت آپ کو کیوں نہ ملی؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اُن کو مطمئن کر دیا تھا کہ یہاں خاندان کی بات نہیں، استحقاق ابوبکر کا بنتا تھا لہٰذا ہم نے اُن کی بیعت کر لی۔ ایک روایت اگرچہ ضعیف اور مجروح ہے، حضرت ابوسفیان کے بارے میں بھی ملتی ہے کہ انھوں نے بھی آلِ عبد مناف کہہ کر حضرت علی کو حمایت کی پیش کش کی تھی۔

غزوہ فتح مکہ کے موقعہ پر داخلہ مکہ سے ایک دن پہلے آل عبد مناف میں ''قیادۃ'' کے ذمہ دار حضرت ابوسفیان لشکرِ اسلام میں پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خدمتِ نبوی میں عرض کیا تھا: ''یا رسول اللہ! اجازت دیجیے، اس دشمن اسلام کی گردن اڑا دوں۔'' حضرت عباس نے عرض کیا تھا: ''یا رسول اللہ میں نے اس کو پناہ دے دی ہے۔'' خیال رہے کہ قبل از اسلام حضرت ابوسفیان کے والد حرب اور حضرت عبد المطلب گہرے دوست تھے۔ پھر ابوسفیان اور عباس رضی اللہ عنہما کی بھی آپس میں گہری دوستی چلی آ رہی تھی۔ حضرت عمر کے بار بار قتل ابی سفیان کی اجازت مانگنے پر حضرت عباس نے اُن سے فرمایا تھا: ''عمر، اگر تمھارے قبیلے کا کوئی آدمی ہوتا تو تم کبھی اُس کی جان لینے پر اتنا اصرار نہ کرتے لیکن تمھیں بنی عبد مناف کی کیا پرواہ'' جواباً حضرت عمر نے عرض کیا تھا: ''عباس واللہ مجھے آپ کے اسلام سے اس قدر خوشی ہوئی کہ اپنے باپ کے اسلام لانے سے بھی اتنی خوشی نہ ہوتی۔'' خیال کیجیے بنی ہاشم اور بنی اُمیّہ دونوں بنی عبد مناف ہیں۔ حضرت ابو سفیان بنی عبد مناف، بنی عبد شمس اور بنی اُمیّہ بیک وقت تینوں میں بلند منزلت سردار ہیں اور قیادۃ کا عہدہ نبھانے کی وجہ سے تمام قریش مکہ کے ذمہ دار تھے۔ غزوۂ بدر میں وہ موجود نہ تھے تجارتی قافلے کے ساتھ سفر میں تھے لہٰذا اُن کا چچا عتبہ بن ربیعہ اُن کا نائب ہو کر سالارِ لشکر قریش تھا۔ مبارزت میں اپنے بھائی شیبہ بن ربیعہ اور بیٹے ولید بن عتبہ سمیت مارا گیا تھا......تو گویا قریشِ مکہ کا سردار ہونے کی وجہ سے اور قریشِ مکہ کی طرف سے قیادت کا حامل ہونے کی وجہ سے ابوسفیان اہل اسلام کے مقابلے میں جنگیں لڑ رہے تھے، اُن کے اہل اسلام مخالف اقدامات کی بڑی وجہ یہی تھی......ورنہ ابوجہل مخزومی،

اُبّی بن خلف، اخنس بن شریق اور ابولہب ہاشمی کچھ کم دشمنِ رسول نہیں تھے۔ بلکہ ابولہب کی بدزبانی اور خستِ عمل کی بنا پر تو آسمانی اعلان تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ وَّ تَبَّ پوری سورت نازل ہو چکی تھی۔ اور ابولہب کے بھتیجے ابوسفیان مغیرہ بن حارث ہاشمی بھی اپنے چچا سے کچھ پیچھے نہ تھے۔ موقعہ بے موقعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار تھے۔ اسی کا ذکر اوپر آیا ہے کہ اس ہجو کے جواب میں سیدنا حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ مدحِ رسول اور ذمّ ابی سفیان میں شعر کہتے۔

بعثت رسول علیہ السلام کے تین سال بعد آنحضور علیہ السلام کو اپنے قریبی عزیزوں کو تبلیغ کرنے کا حکم ملا تھا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آل عبد مناف کو ہی بلا کر اُنھیں دعوتِ توحید دی تھی (بحوالہ حیات الصحابہ، اردو، ص:۱۱۵ج:۱)

اسی کو دعوت ذوالعشیر ہ کہا جاتا ہے۔ بنیادی اسلامی عقائد و معلومات کی مشہور و متداول کتاب پکی روٹی کی ابتدائی سطروں میں ہی جناب عبد مناف تک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب یاد رکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ جہاں تک عبد مناف کے دو بیٹوں ہاشم اور عبد شمس کے تعلقات کی بات ہے تو آپس کی مودت و محبت کے بیسیوں رشتے قبل از اسلام اور بعد از اسلام جھوٹی کہانیوں کو باطل کرنے کے لیے کافی ہیں۔ حرب کی بیٹی عبد المطلب کی بہو اور عبد المطلب کی دو بیٹیاں، ایک حرب اُموی کی بہو اور دوسری حرب کی بھتیج بہو۔ نبی پاک کی تین بیٹیاں بنی عبد شمس ہیں اور ابوسفیان کی بیٹی اُمّ المؤمنین پھر سیدنا علی کی تین بیٹیاں مروان اُموی کے بیٹوں کو بیاہی گئیں۔ المختصر یہ سارے حضرات خصوصاً بنی ہاشم و بنی عبد شمس بشمول بنی اُمیہ ایک دوسرے کے اکفاء تھے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منسوب اسی طرح کی بات نہج البلاغہ میں بھی موجود ہے) بنی عبد مناف میں سے اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ حبیبہ ازواجِ نبی میں قریب ترین ہیں اُن کے بھائی حضرت امیر معاویہ غزوۂ حدیبیہ والے سال داخلِ اسلام ہوئے تاہم انھوں نے پہلے بھی کبھی اسلام مخالف جنگوں میں حصہ نہیں لیا۔ بقول ڈاکٹر علامہ خالد محمود: ’’بنواُمیّہ اور بنوہاشم آپس میں بہت قریب تھے، آپس میں بھائی چارہ ان میں برابر قائم تھا...... یہ درست نہیں کہ جاہلی جذبے سے وہ ایک دوسرے سے نبرد آزما تھے، افسوس ہم اس سے اتفاق نہیں کر سکتے۔

(خلفائے راشدین، ص:۴۵۱، فوائد نافع از مولینا محمد نافع)

ہاں ساقی کوثر سے صبا عرض کرنا
اک رند سیہ مست بہت یاد کرے ہے